کیا احرار واقع میں مباہلہ کرنا چاہتے ہیں؟

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ ھُوَ النَّاصِرُ

کیا احرار واقع میں مباہلہ کرنا چاہتے ہیں؟

(تحریر فرمودہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء)

برادران! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ کچھ عرصہ سے لیڈرانِ احرار لوگوں پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ گویا وہ تو مباہلہ کرنے کے خواہش مند ہیں لیکن امام جماعت احمدیہ اس سے گریز کر رہا ہے۔ میں افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ احرار کا یہ اعلان قطعاً درست نہیں اور تقویٰ اور طہارت کے بالکل خلاف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ احرار سلسلہ احمدیہ اور اس کے بانی پر یہ اعتراض کرتے تھے کہ ان کے نزدیک رسول کریم ﷺ سے (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ) بانی سلسلہ احمدیہ کا درجہ بالا ہے اور یہ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت نہیں کرتے بلکہ آپؐ کی ہتک کرتے ہیں۔ اور اسی طرح یہ کہ بانی سلسلہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے قادیان کو (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ) افضل سمجھتے ہیں اور اگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی اینٹ سے اینٹ بھی بج جائے تو بھی وہ خوش ہوں گے۔ مَیں نے اس الزام کی تردید کی اور ان امور پر جماعت احرار کو مباہلہ کا چیلنج دیا اور اپنی طرف سے یہ شرطیں پیش کیں کہ:

(۱) پانچ سَو یا ہزار آدمی دونوں طرف سے مباہلہ میں شامل ہوں اور یہ لوگ امام جماعت احمدیہ اور ناظرانِ سلسلہ احمدیہ اور پانچ لیڈرانِ احرار کے جن کے نام دیئے گئے تھے اور جن کی شمولیت ضروری قرار دی گئی تھی، علاوہ ہوں۔

(۲) مباہلہ لاہور یا گورداسپور میں ہو۔

(۳) دونوں طرف کے نمائندے مل کر تفصیلات طے کر لیں اور اگر میری مقرر کردہ شرائط میں

تبدیلی مناسب ہو تو وہ بھی تراضیٔ فریقین سے کی جاسکتی ہے۔

(۴) ان مراحل کے بعد مباہلہ کی تاریخ کا اعلان کیا جائے جو تصفیہ شرائط کے بعد پندرہ دن کے وقفہ پر ہو۔ان میں سے ایک بات بھی نہیں جو احرار نے تسلیم کی ہو اور باوجود اس کے وہ شور مچا رہے ہیں کہ وہ مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔

میرے اس اعلان پر مظہر علی صاحب اظہر نے یہ کہا تھا کہ وہ قادیان میں مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ان کے الفاظ تھے۔''ہم مرزا محمود کو کوئی موقع نہیں دینا چاہتے کہ وہ مباہلہ سے پہلو تہی کر سکے۔ہاں یہ ضروری ہوگا کہ مباہلہ قادیان میں ہو۔'' (مجاہد ۲۔اکتوبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۲) چونکہ میں سمجھتا تھا کہ یہ لوگ کم از کم دین کے ایسے اہم معاملہ میں ہنسی مذاق سے کام نہ لیں گے' میں نے اعلان کر دیا کہ اگر قادیان پر انہیں اصرار ہے تو بہت اچھا ہمیں یہی منظور ہے مگر باقی شرائط کا تصفیہ ہو جانا ضروری ہے اور میں نے فیصلہ جلد کرانے کے لئے اپنی طرف سے نمائندوں کی ایک کمیٹی بھی مقرر کر دی جنہوں نے تصفیہ شرائط کے لئے زعمائے احرار کو الگ الگ رجسٹری چٹھیاں لکھیں مگر ان میں سے کسی کی طرف سے بھی کوئی جواب نہیں ملا۔اگر احرار ثابت کر دیں کہ یہ رجسٹری چٹھیاں ان کو نہیں ملیں یا یہ کہ انہوں نے ان کا جواب بذریعہ ڈاک دے دیا تھا تو میں ایک سَو روپیہ احرار کو انعام دینے کیلئے تیار ہوں اور اس غرض کیلئے مسٹر سیف الدین صاحب کچلو کو ثالث ماننے کو تیار ہوں۔جب بھی احرار چاہیں جماعت احمدیہ کا نمائندہ ایک سَو روپیہ مسٹر کچلو کے پاس جمع کرا دے گا۔اس کے پندرہ دن کے اندر احرار اپنا ثبوت کچلو صاحب کے سامنے پیش کر دیں اور اگر کچلو صاحب ان کے حق میں فیصلہ کریں تو روپیہ ان کو دیدیں اور اگر فیصلہ ہمارے حق میں ہؤا یا پندرہ دن کے اندر احرار ثبوت پیش نہ کریں تو روپیہ جمع کرانے والے کو واپس مل جائے۔

الغرض احرار کی طرف سے ہمارے کسی خط کا بذریعہ خط جواب نہیں دیا گیا۔آخر بار بار زور دینے پر اظہر صاحب نے میرے نام ۱۴۔اکتوبر کو ایک تار بھیجا۔(یہ عجیب بات ہے کہ اس موقع پر بھی ہمیں کوئی چٹھی نہیں بھجوائی گئی حالانکہ اس قدر پہلے تار بھجوانا بالکل بے معنی تھا۔) کہ وہ ۲۳۔نومبر کو مباہلہ کے لئے آجائیں گے۔اس کا جواب ناظر شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کی طرف سے ۱۶۔اکتوبر کو دیا گیا جس میں یہ لکھا گیا کہ پہلے حسبِ اعلان شرائط کا تصفیہ ہونا ضروری ہے' اس کے بعد مباہلہ کی تاریخ مقرر ہوگی۔

اس کا جواب احرار کی طرف سے آج تک نہیں ملا لیکن باوجود اس کے وہ لوگوں کو یہ دھوکا دے رہے ہیں کہ وہ مباہلہ کرنا چاہتے ہیں لیکن امام جماعت احمدیہ اس سے گریز کرتا ہے۔ اگر میرا یہ دعویٰ غلط ہے کہ ۱۶۔ اکتوبر کو ان کے نام ان کے تار کے جواب میں ایک چٹھی ہماری جماعت کی طرف سے بھیجی گئی یا یہ غلط ہے کہ اس چٹھی کا جواب اس وقت تک ناظر دعوۃ و تبلیغ کو بذریعہ چٹھی احرار کی طرف سے نہیں ملا تو میں اس پر ایک سَو روپیہ کا مزید انعام مقرر کرتا ہوں اور اس کے لئے بھی مسلمانوں کے مشہور لیڈر مسٹر سیف الدین صاحب کچلو کو ثالث تسلیم کرنے کو تیار ہوں۔ اگر وہ دونوں طرف کے کاغذات کو دیکھ کر اور ثبوت سن کر یہ فیصلہ کر دیں کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے احرار کو کوئی ایسی تحریر نہیں بھیجی گئی یا یہ کہ اس تحریر کا جواب احرار کی طرف سے بذریعہ خط ناظر دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ کو دے دیا گیا تھا تو ایک سَو روپیہ مجلس احرار کو ہماری طرف سے ادا کر دیں ورنہ ان کے خلاف فیصلہ ہونے پر یا اس صورت میں کہ پندرہ دن کے اندر اندر وہ اپنا ثبوت مسٹر کچلو کے پاس پیش نہ کریں، وہ رقم روپیہ جمع کرانے والے کو واپس کر دی جائے گی۔ جب بھی احرار چاہیں یہ روپیہ مسٹر کچلو صاحب کے پاس ہمارا کوئی نمائندہ جمع کرا دے گا۔ اگر احرار دیانت سے کام لے رہے ہیں تو یہ فیصلہ جو میں خود انہیں کے ایک ہم مذہب کے سپرد کرتا ہوں، وہ اس کے لئے آمادہ ہو جائیں اور مقررہ انعام ہم سے وصول کر لیں۔

یہ درست ہے کہ احرار نے ہمارے چیلنج کے جواب میں اخباروں میں یہ اعلان کرنا شروع کیا تھا کہ انہیں سب شرائط منظور ہیں۔ لیکن حقیقتاً یہ درست نہیں تھا کیونکہ اول اگر انہیں واقعی سب شرائط منظور تھیں تو کیوں انہیں ان شرائط کے تحریر میں لانے سے گریز تھا۔ دوسرے میری شائع کردہ شرطوں میں یہ شرط بھی شامل تھی کہ دونوں طرف کے نمائندے مل کر آخری ڈھانچہ شرائط کا طے کر لیں۔ لیکن جب وہ جماعت احمدیہ کے نمائندوں کو جواب تک نہیں دیتے تھے تو اس شرط کا پورا ہونا تو الگ رہا، شرطوں کے پورا ہونے کا امکان تک باقی نہ رہا تھا۔

جب معاملہ اس حد تک پہنچا اور میں نے دیکھا کہ ایک طرف تو احرار شرطوں کو تحریر میں نہیں لاتے اور دوسری طرف مباہلہ کے بہانے سے لوگوں میں کانفرنس کی تیاری کی تحریک کر رہے ہیں تو میں نے مناسب سمجھا کہ اب اس معاملہ کا دوٹوک فیصلہ ہو جانا چاہئے۔ چنانچہ میں نے اس خیال سے کہ شاید احرار میرے اخباری اعلانات کا جواب دینے میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہوں۔ (گو اس میں ہتک کی کوئی بات نہ تھی) میں نے ناظر دعوۃ تبلیغ کو اپنا نمائندہ ہونے کی تحریر

لکھ دی اور یہ تحریر بذریعہ رجسٹری ۱۵۔نومبر کوانہوں نے مجلس احرار کو بھجوا کر خواہش کی کہ وہ ان سے شرائط کا تصفیہ کر لیں لیکن آج تک اس کا بھی کوئی جواب احرار کی طرف سے نہیں دیا گیا۔ اگر میرا یہ بیان درست نہیں تو میں اس کے غلط ثابت کرنے کیلئے بھی مزید ایک سَو روپیہ کی رقم مجلس احرار کیلئے بطور انعام مقرر کرتا ہوں۔اگر وہ یہ ثابت کر دیں کہ ایسا رجسٹری خط انہیں نہیں بھجوایا گیا یا یہ کہ اس رجسٹری کا جواب وہ میری اس تحریر سے پہلے ناظر دعوۃ وتبلیغ کو تحریراً بھجوا چکے ہیں تو ایک سَو روپیہ جو میرا کوئی نمائندہ پہلے سے مسٹر کچلو کے پاس جمع کرادے گا مسٹر کچلو احرار کے سپرد کر دیں گے لیکن اگر وہ میری بات کو غلط ثابت نہ کر سکے یا روپیہ جمع کرانے کے بعد پندرہ دن کے اندر انہوں نے مسٹر کچلو کے پاس اپنا ثبوت پیش نہ کر دیا تو پھر یہ روپیہ جمع کرانے والے کو واپس دے دیا جائے گا۔

دوسری حرکت جس کا ارتکاب احرار کی طرف سے ہو رہا تھا یہ تھی کہ وہ اس مباہلہ کے چیلنج کو قادیان میں کانفرنس کے انعقاد کا ذریعہ بنا رہے تھے۔ میں نے اس امر کا ثبوت پیش کر کے اپنے اشتہار مؤرخہ ۷۔نومبر کے ذریعہ اعلان کر دیا کہ اگر احرار فی الواقع مباہلہ کرنا چاہتے ہیں نہ کہ کانفرنس یا جلسہ تو اخباروں میں اعلان کر دیں کہ وہ زمانۂ مباہلہ میں قادیان میں علاوہ مجلسِ مباہلہ کے کوئی اور کانفرنس یا جلسہ نہیں کریں گے نہ اپنی طرف سے نہ ماتحت مجالس کی طرف سے اور نہ افراد کی طرف سے۔اور یہ کہ وہ صرف انہیں لوگوں کو ساتھ لائیں گے جن کے نام مباہلہ کی فہرست میں آجائیں جو فہرست کی شائع شُدہ شرائط کے مطابق پانچ سَو یا ہزار سے زائد نہیں ہونے چاہئیں، سوائے دس یا پندرہ فی صدی کے جو بطور ریزرو رکھے جائیں تا غیر حاضروں کی جگہ ان سے پُر کی جائے۔اور میں نے لکھا تھا کہ ایسی تحریر ہمیں قبل از وقت دینے کی صورت میں ہم قادیان میں ہی مباہلہ کرنے پر تیار ہوں گے اور اگر وہ یہ تحریر نہ دیں اور ایسا اعلان نہ کریں تو اس کے یہ صاف معنی ہوں گے کہ وہ مباہلہ کو کانفرنس کا بہانہ بنانا چاہتے ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھو میرا اشتہار مطبوعہ ۷۔نومبر ۱۹۳۵ء) مگر افسوس کہ اِس وقت تک ان کی طرف سے نہ تو یہ اعلان ان الفاظ میں ہوا ہے جن الفاظ میں کہ میرا مطالبہ تھا اور نہ ہی ایسی کوئی تحریر ہمارے مطالبہ کے مطابق ہمیں دی گئی ہے۔اگر یہ میرا بیان درست نہیں تو اس کے لئے بھی میں شرائط مذکورہ بالا کے مطابق ایک سَو روپیہ کا مزید انعام مقرر کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کے نمائندے، احرار کے اشتہارات اور نیز بعض گواہوں کی گواہیوں سے یہ ثابت کریں گے کہ

مباہلہ کے علاوہ احرار اس موقع پر قادیان میں ایک اور اجتماع بھی کرنا چاہتے تھے۔ اگر احرار اس کی تردید کریں کہ کانفرنس کی تحریک کا کوئی اشتہار ان کے قادیان کے کارکن اور صدر کی طرف سے شائع نہیں ہوا اور یہ کہ ان کے زعماء نے مختلف جگہوں میں مباہلہ کرنے والے کے سِوا دوسرے لوگوں کو بھی اس موقع پر قادیان میں جمع ہونے کی تحریک نہیں کی اور جلسہ اور تقریروں کی امید نہیں دلوائی تو وہ اس کا اعلان کر دیں۔ جس پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک سَو روپیہ کچلو صاحب کے پاس جمع کروا دیا جائے گا جو احرار کے ثبوت کو سچا سمجھنے کی صورت میں ان کو بلا توقف یہ رقم دے دیں گے۔ ورنہ عدمِ ثبوت یا پندرہ دن تک ثبوت پیش نہ کرنے کی صورت میں یہ رقم، روپیہ جمع کرانے والے کو واپس کر دیں گے۔ ہاں یہ شرط ہوگی کہ میرے ان سب مطالبات کی جن کے متعلق میں نے انعامات مقرر کئے ہیں' اکٹھی تحقیق کی جائے۔ ایک ایک کو الگ الگ لینے کی اجازت نہ ہوگی تا کہ معاملہ لٹکتا نہ چلا جائے۔ سوائے اس صورت کے کہ احرار ان مطالبات میں سے بعض کے متعلق اپنی غلطی تسلیم کر لیں کہ اس اس بارہ میں ہم سے غلطی ہوگئی ہے اس لئے صرف فلاں فلاں معاملے کی ہم تحقیق کرانا چاہتے ہیں۔

اگر احرار کو مسٹر سیف الدین صاحب کچلو کی شخصیت پر اعتراض ہو تو میں اس امر کے لئے بھی تیار ہوں کہ مسٹر عبداللہ یوسف علی صاحب آئی۔سی ایس ریٹائرڈ۔ یا سر محمد یعقوب یا مولانا ابوالکلام صاحب آزاد میں سے کسی کو ان امور کے تصفیہ کے لئے تجویز کر دیا جائے۔ مذکورہ بالا اشخاص میں سے جس پر بھی احرار کو اعتماد ہو میں شرائطِ مذکورہ بالا کے مطابق فیصلہ ان پر چھوڑنے کے لئے تیار ہوں اور احرار کی منظوری کے بعد مقررہ روپیہ فوراً جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کے پاس جمع کرا دیا جائے گا۔

برادران! اگر احرار کو مباہلہ کرنا مطلوب ہے نہ کہ کانفرنس تو قادیان پر انہیں کیوں اصرار ہے۔ کیا شریعت کی رو سے قادیان کے باہر مباہلہ ہو نہیں سکتا؟ یا کیا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ اللہ تعالیٰ کی قادیان میں حکومت ہے اور باہر اس کی حکومت نہیں ہے ہمارے لئے تو ایک وجہ موجود ہے کہ حکومت نے احرار کو قادیان میں کانفرنس سے روکا ہوا ہے مگر وہ مباہلہ کے بہانہ سے اپنا اجتماع کر کے حکومت کے حکم کو ردّ کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرے قادیان' مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعد اور ان سے اُتر کر ہمارا مقدس مقام ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ ایک جوش کے موقع پر وہاں لوگ جمع ہوں اور فساد کی کوئی صورت پیدا ہو مگر احرار کو قادیان میں مباہلہ کرنیکی کوئی وجہ

نہیں ۔اور اگر یہاں مباہلہ کرنیکی کوئی غرض ہو بھی تو مباہلہ والوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو جمع کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور ان کا اصرار کرنا کہ یا تو ہم مباہلہ قادیان میں کریں گے ورنہ نہیں کریں گے ایک ایسی بات ہے جس کی نسبت ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ وہ بالکل غیر ضروری اور نامعقول ہے۔

اب میں مسٹر مظہر علی صاحب اظہر کے اُس جواب کو لیتا ہوں جو انہوں نے حکومت کو بھجوایا اور اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ آپ اس میں لکھتے ہیں ۔''آپ کی چِٹھی نمبر ۳۴۷ ایس ۔ایس ۔بی مؤرخہ ۲۔جولائی ۱۹۳۵ء کو (متن میں) گورنمنٹ کا جو فیصلہ درج کیا گیا تھا اس کے مطابق مجوزہ سالانہ تبلیغ کانفرنس ترک کر دی گئی تھی ۔مرزا محمود احمد نے اس پر مجلس احرار کو چیلنج دینا شروع کر دیا کہ وہ مباہلہ کے لئے رضا مند ہے اور انہوں نے مجلس کے لیڈروں کو اپنے معتقدوں کے ہمراہ قادیان آنے اور ان کا مہمان بننے کے لئے اخبار الفضل مطبوعہ ۶۔اکتوبر ۱۹۳۵ء میں دعوت دی تھی اس لئے مجلس کو مجبوراً یہ چیلنج قبول کرنا پڑا۔'' (بندے ماترم ۲۰۔نومبر ۱۹۳۵ء) اس چِٹھی سے مسٹر مظہر علی صاحب نے چیف سیکرٹری صاحب گورنمنٹ پنجاب پر اور اس کو شائع کر کے عوام الناس پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ:۔

(۱) احرار نے چونکہ قادیان میں کانفرنس ملتوی کر دی تھی' اس وجہ سے امام جماعت احمدیہ نے انہیں چیلنج دینا شروع کر دیا۔یعنی ان کی اس مجبوری سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر انہیں لوگوں میں ذلیل کرنا چاہا۔

(۲) احرار قادیان آنے کا ارادہ ترک کر چکے تھے مگر چونکہ امام جماعت احمدیہ نے انہیں قادیان آنے کا چیلنج دیا' وہ اس چیلنج کو قبول کرنے پر مجبور ہو گئے ۔اللہ تعالیٰ احرار پر رحم کرے کہ وہ اسلام کو اس طرح بدنام نہ کریں کیونکہ یہ دونوں باتیں صریح جھوٹ ہیں ۔یہ بات بالکل غلط ہے کہ چونکہ احرار کو قادیان میں کانفرنس کرنے سے روک دیا گیا تھا' اس لئے میں نے احرار کو مباہلہ کا چیلنج دینا شروع کر دیا۔میرا مباہلہ کا چیلنج لاہور یا گورداسپور کے لئے تھا۔اگر میں نے اس ممانعت سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کے لئے چیلنج دیا ہوتا تو میں قادیان آنے کا چیلنج دیتا نہ کہ لاہور یا گورداسپور کا۔دوسری بات بھی یعنی یہ کہ احرار نے قادیان آنے کا ارداہ ترک کر دیا تھا مگر جب مَیں نے ان کو چیلنج دیا کہ وہ قادیان آ کر مباہلہ کریں تو مجبوراً انہوں نے اس چیلنج کو قبول کیا ویسی ہی جھوٹ ہے جیسی کہ پہلی بات ۔انہوں نے ہرگز میرے چیلنج پر مجبور ہو کر

قادیان آنے کا ارادہ نہیں کیا بلکہ خود انہوں نے مجھے مجبور کیا کہ میں قادیان میں مباہلہ کروں۔ چنانچہ ۲۔اکتوبر ۱۹۳۵ء کے ''مجاہد'' میں مظہر علی صاحب اظہر کی جو تقریر شائع ہوئی ہے اس کا عنوان یہ ہے۔

''مرزا محمود کی دعوتِ مباہلہ کا کیفیتِ موت طاری کر دینے والا جواب مباہلہ قادیان میں ہونا چاہئے۔ مرد ہو تو بال بچوں سمیت میدان میں نکل آؤ۔''

پھر اصل اعلان میں یہ فقرہ درج ہے۔ ''ہم مرزا محمود کو کوئی موقع نہیں دینگے کہ وہ مباہلہ سے پہلوتہی کر سکے ہاں یہ ضرور ہوگا کہ مباہلہ قادیان میں ہو۔'' (مجاہد ۲۔اکتوبر ۱۹۳۵ء)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ میرے مجبور کرنے پر انہوں نے قادیان آنا منظور نہیں کیا بلکہ خود انہوں نے اپنی طرف سے یہ شرط لگائی کہ وہ صرف قادیان میں مباہلہ کر سکتے ہیں باہر نہیں۔ اس کے بعد احرار کا حکومت کو یہ لکھنا کہ ہم تو قادیان نہ جاتے تھے مرزا محمود نے ہمیں مجبور کر کے قادیان بلایا ہے' کیا کسی عقلمند انسان کے نزدیک بھی درست ہو سکتا ہے؟ اور کیا یہ فعل دیانت داری کا فعل سمجھا جا سکتا ہے؟ میں مذکورہ بالا دونوں امور کے لئے بھی سَو سَو روپیہ مزید انعام مقرر کرتا ہوں کہ:۔

(۱) اگر میرے اعلانات سے یہ نتیجہ نکل سکے کہ میں نے مباہلہ کا چیلنج اس لئے دیا تھا کہ احرار کو قادیان آنے کی ممانعت تھی یا

(۲) یہ ثابت ہو جائے کہ احرار تو قادیان آنے کو تیار نہ تھے مگر میں نے انہیں مجبور کیا کہ وہ ضرور قادیان آ کر ہی مباہلہ کریں تو سَو سَو روپیہ مزید انعام ان دونوں باتوں کے ثابت ہونے پر مجلس احرار کو جماعت احمدیہ کی طرف سے دیا جائے گا اور اس انعام کے تصفیہ کے لئے بھی میں مذکورہ بالا شرائط اور مذکورہ بالا ثالثوں میں سے کسی ایک کو پیش کرتا ہوں۔ کیا میں امید کروں کہ مجلس احرار ان امور کے لئے مذکورہ بالا شرائط کے ماتحت مذکورہ بالا لوگوں میں سے کسی ایک سے فیصلہ کرانے کو تیار ہوگی؟ یہ لوگ سب کے سب غیر احمدی ہیں اور احرار کے ہم مذہب ہیں اور مسلمانوں کے مسلّمہ لیڈر ہیں اور ان میں سے کسی ایک کی نسبت بھی یہ شبہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ احرار کے مقابل پر میری رعایت کریں گے بلکہ ہر انصاف پسند تسلیم کرے گا کہ میں نے گویا خود احرار کے اپنے ہم مذہبوں کے سپرد، ان امور کا فیصلہ کر دیا ہے مگر اس فیصلہ کے لئے یہ شرط ہوگی کہ تحریری صورت میں بادلائل دیا جائے اور دونوں فریق کے دلائل کو نقل کر کے وجوہِ فیصلہ لکھی

جائیں اور دونوں فریق کو ایک ایک نقل اس کی فوراً دے دی جائے تا کہ بعد میں اس فیصلہ کو شائع کیا جاسکے۔

برادران! میں اس بارہ میں جو کچھ کرسکتا تھا وہ میں نے کر دیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے خوف کو دل میں رکھ کر انصاف سے کام لیں گے اور احرار کی اس دھوکا دہی کا ازالہ کریں گے کہ وہ لوگوں کو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ احمدی مباہلہ سے گریز کرتے ہیں جو بالکل جھوٹ اور غلط ہے۔ ہم اب بھی مباہلہ کے لئے تیار ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ پہلے دونوں فریق کے نمائندے آپس میں تحریری طور پر شرائط طے کر لیں۔ اور مجلس مباہلہ کے لئے ایک مسلّمہ فریقین صدر مقرر ہو جاوے جو اس امر کا ذمہ وار ہو کہ مسلّمہ فریقین شرائط کی پابندی کی جائے گی اور مباہلہ لاہور یا کسی ایسے مقام پر جو طرفین کے لئے پُر امن اور مناسب ہو وقوع میں آجائے۔ لیکن اگر اب بھی احرار کو قادیان میں مباہلہ ہونے پر اصرار ہو تو پھر اس صورت میں انہیں چاہئے کہ میری شائع کردہ شرائط کے ماتحت سمجھوتہ کر لیں۔ اس صورت میں ہم ان کے ساتھ مل کر حکومت کو لکھ دیں گے کہ مباہلہ قادیان میں دونوں فریق کی ذمہ واری پر ہوگا اور کسی قسم کی بدنظمی کا خطرہ نہ ہوگا۔ اور اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو آؤ یوں کر لیں کہ فریقین مباہلہ کے الفاظ کی تعیین کر لیں اور دونوں فریق اپنے اپنے الفاظ پر دستخط کر کے ایک دوسرے کو دے دیں تا کہ رسالہ کی صورت میں اسے شائع کر دیا جائے۔ آخر مباہلہ کی دعا خواہ تحریر میں آئے یا زبانی کی جائے ایک سا اثر رکھتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ جس طرح منہ کی باتیں سنتا ہے قلم کی تحریر سے بھی آگاہ ہوتا ہے لیکن اگر ان سب باتوں کے باوجود احرار مباہلہ پر تیار نہ ہوں لیکن غلط بیانی سے کام لیتے چلے جاویں تو انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں غلط بیانیوں کا نکھار ہو کر رہے گا۔ ان کی غلط بیانیاں چند دن تک انہیں نفع دے سکتی ہیں مگر ہمیشہ کے لئے نہیں۔ بعض لوگ جوش کی حالت میں اگر ان کے فریب میں آ بھی جائیں تو بے شک آ جائیں مگر صداقت آخر غالب آ کر رہے گی۔ اور جلد یا بدیر دنیا پر کُھل جائے گا کہ یہ سب کارروائی احرار نے شہید گنج کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے کی تھی۔ ایک زندہ اور خبردار خدا کے ہاتھ میں ہماری قسمتیں ہیں وہ اس جھوٹ کو کبھی سرسبز نہیں ہونے دے گا۔ وہ اس دھوکا کو قائم نہیں رہنے دے گا۔ اس مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ خدا کے پاس ہماری اپیل ہے کہ وہ احرار کے اس افتراء کی قلعی کھول دے اور مسلمانوں کو سمجھ دے کہ ان کے اس فریب میں نہ آئیں اور بے گناہوں کو بے وجہ ہدفِ ملامت

نہ بنائیں کہ یہ فعل خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ نہیں۔ فتح یہ نہیں کہ انسان جھوٹ سے لوگوں کو اشتعال دلاوے۔ فتح یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے لئے سچائی پر قائم رہے۔ مکہ کے کافر بھی لوگوں کو رسول کریم ﷺ کے خلاف جھوٹ بول کر بھڑکا دیا کرتے تھے۔ پھر اگر آپؐ کے ادنیٰ خادموں اور جاں نثاروں کے خلاف احرار جھوٹ بول کر اشتعال دلانے کی کوشش کریں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن نہ آقا کے مقابلہ میں یہ دھوکا دیر تک قائم رہا اور نہ اب خدام کے مقابلہ میں دیر تک قائم رہے گا۔ میں نے سچائی سے اور انصاف سے فیصلہ کرنا چاہا مگر ان لوگوں نے حیلوں اور حجتوں سے لوگوں کو دھوکا دینا چاہا۔ میرا خدا مجھے اسی طرح نہیں چھوڑے گا۔ وہ ان کے موجودہ اور آئندہ سب فریبوں سے مجھے محفوظ رکھے گا۔ اور اس کا ہاتھ رُکے گا نہیں جب تک کہ وہ سچ کو سچ ثابت نہ کر دے کہ اس کی شان کے یہی مطابق ہے اور اس کی صفاتِ حسنہ اسی کی متقاضی ہیں۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

والسلام

خاکسار

میرزا محمود احمد

امام جماعت احمدیہ قادیان

۲۱۔ نومبر ۱۹۳۵ء

(مطبوعہ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان)